صبر اور شکر کا انعام

محمد گلزار عالم

ریل پار، کے۔ ٹی روڈ، جہانگیری محلّہ، آسنسول، مغربی بنگال۔ 713302

شہر نشاط سے ۲۰۰ کلومیٹر دور مغرب کی جانب واقع ایک چھوٹے سے شہر میں جسے وہاں کے امن پسند لوگوں نے قومی یکجہتی اور بھائی چارگی کی بنا پر ''دی سٹی آف برادر ہڈ'' کا نام دیا تھا، ریحان اور زبادیہ نام کے دو بھائیوں کا ایک بڑا کنبہ رہا کرتا تھا۔ ان کی کل کائنات میں ۴ بہنیں، ایک بڑا، ایک منجھلا اور ایک سب سے چھوٹا بھائی کے ساتھ حالات کی ماری ایک دکھی ماں اور پریوار کو سنبھالنے والا ایک باپ بھی تھا۔ کنبہ غریب لیکن پُرسکون تھا۔ گردش ایّام نے ان سے ان کا سائبان چھین کر ان لوگوں کو نانا کے گھر رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ان کے ابا جان کی ایک چھوٹی سی کپڑے کی دکان تھی جس سے دو وقت کی روٹی کا انتظام بمشکل ہو پاتا تھا۔ منجھلا بھائی جسمانی اور ذہنی طور پر معذور تھا۔ کثیر الاولادی، کاروبار کی سست روی، مہنگائی اور اپنا سائبان چھن جانے کی وجہ کر ان کے ابا ٹوٹ سے گئے تھے۔ معذور بیٹے کے علاج ومعالجے میں گھر کی جمع پونجی پہلے ہی ختم ہوگئی تھی رہی سہی دکان بھی بند ہوگئی تو زندگی کی گاڑی کو چلانے اور دکھی ماں باپ کا سہارا بننے کے لیے دونوں بھائیوں نے محلّہ کے ہی ایک ریڈی میڈ کپڑا بنانے والے کے یہاں سلائی کا کام سیکھا۔ اسکول سے واپس آکر دونوں بھائی ابا کے کام میں ہاتھ بٹاتے۔ گھر کے بقیہ افراد بھی اس کام سے جڑ گئے۔ دونوں بھائیوں نے سوچا اگر اسی طرح ہم لوگ لگے رہے تو زندگی کسی طرح کٹ ہی جائے گی، لیکن ماں باپ کو اپنی اولاد سے جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں شاید انھیں پورا کرنا ممکن نہ ہو۔ اسی سوچ کے تحت دونوں بھائیوں نے دل لگا کر پڑھنا بھی شروع کیا اور مدھیامک امتحان میں نمایاں نمبروں کے ساتھ اول پوزیشن حاصل کی۔ یہ ان کی فیملی کے لیے خوش کن بات تھی، لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ابا جان زندگی کے امتحان سے گھبرا کر اپنی اولاد اور فیملی کو بے یارو مددگار چھوڑ کر ایک دن چپکے سے گھر سے نکل گئے۔ یہ لمحہ ان بھائیوں کے لیے کسی قیامت صغریٰ سے کم نہ تھا۔ بڑے بھائی بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے روزگار کی تلاش میں در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے۔ بہنیں غربت کے باوجود اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھی ہوئی تھیں۔ ان نامساعد حالات میں دونوں بھائیوں نے ہمت سے کام لیا اور اپنے رب پر کامل یقین کے ساتھ لگاتار محنت و جانفشانی کے ساتھ اپنی پڑھائی کو جاری رکھا۔ ہائر

سکنڈری و گریجویشن میں بھی اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑتے ہوئے اپنی اوّل پوزیشن کو برقرار رکھا۔ اکیڈمک تعلیم کے ساتھ ساتھ دونوں نے مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری بھی قریب کی ایک لائبریری میں شروع کردی۔ شروعاتی دور میں دونوں کو انتہائی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کتابیں خریدنے کے لیے پاس میں پیسے نہیں ہوتے۔ لائبریری کی معمولی فیس بھی ادا کرنا ان کے لیے جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ اپنی تمام خواہشات کو انھوں نے اپنے سینے میں دفن کرلیا تھا۔ جب بھی کتابوں کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ماں کے آنچل کی طرف حسرت بھری نگاہ سے دیکھتے کہ شاید امّاں کچھ خرچ کے پیسے بچا کر اپنے بچوں کی ضرورت کے لئے آنچل کی پوٹلی میں ایک کنارے باندھ رکھی ہو یا پھر بڑے بھائی کی طرف امید ویقین اور جھکی ہوئی پلکوں کے ساتھ اپنی ضرورت کا اظہار کرتے۔

اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ کر اور دنیا کی لذتوں سے بے بہرہ ہوکر اپنے مستقبل کی فکر میں دن رات کڑی محنت کرنے لگے۔ جہاں سے بھی علم ملنے کی امید ہوتی اسی کی طرح دوڑ جاتے۔ دھوپ کی تمازت اور سردی کی کپکپاہٹ کی پروا کئے بغیر ایک نئی زندگی کی تلاش میں دونوں بھائی سرگرداں تھے۔ حالات زمانہ نے دونوں سے ان کا بچپن چھین کر انہیں کم عمری میں ہی ذمہ داریوں کا احساس دلا دیا تھا اور اسی ذمہ داری کی تکمیل کے لیے ان دونوں نے چین وسکون اور آرام کو خود پر حرام کرلیا تھا۔ پڑھنے کا جذبہ اور پریوار کی ذمہ داری کے احساس نے دونوں کو بلند حوصلے کا مالک بنا دیا تھا۔ ایک طرف پڑھائی بھی جاری رکھنی تھی تو دوسری طرف گھر کا خرچ بھی اٹھانا تھا۔ اس لیے دونوں بھائیوں نے فیصلہ کیا کہ جب ایک لائبریری جائے گا تو دوسرا کام کرے گا اور اس طرح دونوں ایک دن کو دو حصوں میں بانٹ کر اپنے سنہرے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے تن من سے لگ گئے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اللہ اپنے بندے کو آزمائش میں ڈال کر اسے آزماتا ہے کہ اس کا بندہ کتنا شاکر اور صابر ہے۔ دونوں بھائیوں کے امتحان کی گھڑی ختم ہوئی۔ اللہ نے ان کی محنت، سچی لگن، خلوص اور والدین کے تئیں فرمانبرداری کو دیکھ کر انھیں نواز دیا۔ دونوں بھائیوں کی ماں کی دعائیں رنگ لائیں اور وہ دونوں ریلوے سروسز کے لیے منتخب کیے گئے۔ صبر و قناعت اور ثابت قدمی نے دونوں بھائیوں کے ساتھ ان کی پوری فیملی کی زندگی کو بدل ڈالا۔ اللہ نے انہیں صبر اور شکر کا پھل عطا کیا۔

انسان اگر صبر و قناعت کا دامن تھام کر اپنے موجودہ حالات پر اللہ سے شکوہ و شکایت کرنے کے بجائے لگن اور محنت کے ساتھ اپنی تقدیر کو سنوارنا چاہے تو اللہ کی غیبی مدد اس کے ساتھ ہوگی اور رب کائنات ہماری جائز حاجات کو پوری کرتے ہوئے ہماری زندگی بھی بدل دے گا۔ جیسا کہ دونوں بھائیوں کو اللہ نے ان کے صبر اور شکر کا انعام عطا کیا۔ ○○